شاگردی کی قیمت۔

مقدس لوقا ۱۴ : ۱۶۔۳۵ کی دریافت میں خوش آمدید۔اس پیرگراف میں ہمیں یسوع کی تنبیہ ملتی ہے جس میں اُس کے شاگرد بننے پر وہ اپنا مطابہ پیش کرتا ہے۔ مسیح پر ایمان لانا اُس کے شاگرد بننے کے لیے پہلا قدم ہے۔کیونکہ یہ سفر آپ کو مسیح کی مانند بناتا ہے۔اس کی مثال مندرجہ ذیل ہے۔

یسوع نے جہاں کہیں بھی سفر کیا، بہت بڑا ہجوم اُسے سننے آتا اور اُس سے شفا پاتا۔لوقا کی انجیل میں یسوع کے یروشلم کے سفر پر زور دیا گیا ہے اور اُس کا مقدر نے بھی وہیں انتظار کیا۔یسوع مسیح کا مرکزی عنصر، قسمت اور صلیب پر اُس کے کام کا تمام ہونا ہے۔جو مندرجہ زیل ہے۔ ہمیں بھی صلیب کی تکلیف کو برداشت کرنا ہے۔توبہ، عام لفظوں میں یسوع کی میپروی کرتے ہوئے قربانیاں بھی گوارہ کرنا ہوں گیں۔ قربانی سمیت، یسوع مسیح کی پیروی کرنے پر ہم رد کیے جاتے، ہمیں روکا جاتا ہے اور ہمیں ستایا جاتا ہے۔صرف اس لیے کہ ہم مختلف ہیں اور دنیا کی طرح نہیں ہیں۔لوقا کی انجیل میں یسوع شاگردی کی قیمت پر ایک شاہی ضیافت کی تمثیل کی ذریعے سمجھاتے ہیں۔

۱۶۔"اُس نے اُن سے کہا، ایک شخص نے بڑی ضیافت کی اور بہت سے لوگوں کو بلایا۔

۱۷۔اور کھانے کے وقت اپنے نوکر کو بھیجا کہ بُلائے ہوؤں سے کہے کہ آؤ۔اب کھانا تیار ہے۔

۱۸۔اس پر سب نے ملکر عذر کرنا شروع کیا۔ پہلے نے اُس سے کہا میں نے کھیت خریدا ہے مجھے ضرور ہے کہ اُسے جا کر دیکھوں۔میں تیری منت کرتا ہوں کہ مجھے معذور رکھ۔

۱۹۔اور دوسرے نے کہا میں نے پانچ جوڑی بیل خریدے ہیں اور انہیں آزمانے جاتا ہوں میں تیری منت کرتا ہوں کہ مجھے معذور رکھ۔

۲۰۔ایک اور نے کہا، میں نے بیاہ کیا ہے اس سبب سے نہیں آسکتا۔

۲۱۔پس اُس نوکر نے آکر اپنے مالک کو ان سب باتوں کی خبر دی۔پس گھر کے مالک نے غصے ہو کر اپنے نوکر سے کہا جلد شہر کے بازاروں اور کوچوں میں جاکر غریبوں، لُنجوں، اندھوں، اور لنگڑوں کو جہاں لیکر آ۔

۲۲۔نوکر نے کہا اے خداوند! جیسا تو نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا اور اب بھی جگہ ہے۔

۲۳۔تب مالک نے نوکر سے کہا سڑکوں اور کھیتوں کی باڑوں کی طرف جا اور لوگوں کو مجبور کر کے لا تاکہ میرا گھر بھر جائے۔

۲۴۔کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ جو بُلائے گئے تھے اُن میں سے کوئی میرا کھانا چکھنے نہ پائے۔لوقا ۱۴ : ۱۶۔۲۴

اس کھلے دعوت نامے کے نتیجے میں مالک کی بادشاہی میں بہت سے لوگ جمع ہوگئے۔ متی ۱۱ : ۱۲ مسیح ہمیں یقین دلاتے ہیں،

" اور یوحنا بپتسمہ دینے والے کے دنوں سے اب تک آسمان کی بادشاہی پر زور ہوتا رہا ہے۔اور زور آور اُسے چھین لیتے ہیں۔"

یونانی اصطلاح میں 'زور ہونا' (بے عزتی) کا ترجمہ کیا گیا ہے۔اس حوالے اور مناسب ترجمہ 'گھر بھر گیا' یہ اصطلاح 'زور آور اُسے چھین لیتا ہے' کا اور مناسب ترجمہ کیا گیا ہے۔ایک جو بغیر کسی نتیجہ کے دفن کیا گیا خیال کیا جاتا ہے۔یا اُنہیں جو اُسے راستے میں دھکیل دیا جاتا ہے۔اس میں بیان کیا جاتا ہے کہ کسے تیزی کے ساتھ خدا کی بادشاہی میں داخل ہونے کے موقع کو چھین لیا جاتا ہے۔آدمی بغیر کسی نتیجہ خیال کرنے کے بھر جاتے ہیں۔یا حقیقی ضرورت کے بغیر۔لوقا ۱۶:۱۶ کے مطابق،"شریعت اور انبیاء یوحنا تک رہے۔اُس وقت سے خدا کی بادشاہی کی خبر دی جاتی ہے۔اور ہر ایک زور مار کر اس میں داخل ہوتا ہے۔"ہم اس آیت میں خدا کی بادشاہی میں داخل ہونے کے لیے لوگوں کی صورت حال کو دیکھتے ہیں۔ ہمیں متی کی انجیل میں اسی طرح کی کئی مثالیں ملتی ہیں۔
متی ۲۲:۲-۱۴۔اس تمثیل کا آغاز ۱۰ آیت سے ہے۔

"اور وہ نوکر باہر جا کر جو اُنہیں ملے خواہ بُرے خواہ بھلے سب کو جمع کر لائے اور شادی کی محفل مہمانوں سے بھر گئی جب بادشاہ مہمانوں کو دیکھنے اندر آیا تو اُس نے وہاں ایک آدمی کو دیکھا جو شادی کے لباس میں نہ تھا۔ تو اُس نے اُس سے کہا میاں تو شادی کی پوشاک پہنے یہاں کیونکر آ گیا؟ لیکن اُس کا منہ بند ہو گیا اس پر بادشاہ نے خادموں سے کہا اُسکے ہاتھ پاؤں باندھ کر اندھیرے میں ڈال دو۔وہاں رونا اور دانتوں کا پیسنا ہوگا۔ کیونکہ بُلائے ہوئے تو بہت ہیں مگر برگزیدہ تھوڑے۔"

وہ جو مناسب لباس نہیں پہنے ہوئے تھا یہ وہ ہے جو موقع کی ضرویات یا توقعات کا خیال نہیں رکھتا۔ضیافت یا شادی کا موقع خدا کے بادشاہت کو ظاہر کرتا ہے جو مسیح اپنے باپ کے حولے کرے گا۔ جسے دُلہن یسوع مسیح میں متحد اور داخل ہو گی۔ خدا کی بادشاہت اُن کو دی گئی ہے جو یسوع کے شاگرد دبنے یا انہوں نے اُس کے پیروی کی۔ یہ یسوع مسیح (کلیسیا) میں بپتسمہ حاصل کرنا اور مسیح کے ساتھ اُس کے شاگرد بننے کا عہد کرنا ہے جو اُس کی زندگی کی سب سے بڑی ترجیح ہے۔
بُلایا جانے والا پہلا شخص جس نے شادی میں شامل ہونے کی معذرت کی دراصل یہ اُس کا دُنیاوی ذاتی فیصلہ ہے ۔(زمینِ، بیل، شادی) اُن کی بڑی ترجیحات تھیں۔یسوع مسیح اپنے شاگردوں کو ہدایت کرتے ہیں۔کہ اُن کی مناسب ترجیح یسوع مسیح کو اپنی زندگی دینا ہے۔

'یہ حوالہ پڑھیں۔

۲۵۔جب بہت سے لوگ اُن کے ساتھ جا رہے تھے تو اُس نے پھر کر اُن سے کہا۔

۲۶۔"اگر کوئی میرے پاس آئے اپنے باپ اور ماں اور بیوی اور بچوں اور بھائیوں اور بہنوں بلکہ اپنی جان سے بھی

دشمنی نہ کرے تو میرا شاگرد نہیں۔"
۲۷۔ جو کوئی اپنی صلیب اُٹھا کر میرے پیچھے نہ آئے میرا شاگرد نہیں ہو سکتا۔۔
۲۸۔ کیونکہ تم میں سے ایسا کون ہے جب وہ ایک بُرج بنانا چاہے تو پہلے بیٹھ کر لاگت کا حساب نہ کرلے آیا میرے پاس اُسکے تیار کرنے کا سامان ہے یا نہیں۔
۲۹۔ ایسا نہ ہو کہ جب نیوڈال کر تیار نہ کر سکے تو سب دیکھنے والے یہ کہہ کر ہنسنا شروع کر دیں کہ۔
۳۰۔ اس شخص نے عمارت شروع تو کی مگر تکمیل نہ کر سکا۔
۳۱۔ یا کون ایسا بادشاہ ہے جو دوسرے بادشاہ سے لڑنے جاتا ہو۔ اور پہلے بیٹھ کر مشورہ نہ کرلے کہ آیا میں دس ہزار سے اس کا مقابلہ کر سکتا ہوں یا نہیں جو بیس ہزار لیکر مجھ پر چڑھا آتا ہے۔
۳۲۔ نہیں تو جب وہ ہنوز دور ہی ہے ایلچی بھیج کر شرائط صلح کی درخواست کرے گا۔
۳۳۔ پس اسی طرح تم میں سے جو کوئی اپنا سب کچھ ترک نہ کر دے وہ میرا شاگرد نہیں ہو سکتا۔
۳۴۔ نمک اچھا تو ہے۔ لیکن اگر نمک کا مزہ جاتا رہے تو کس چیز سے مزیدار کیا جائے گا۔
۳۵۔ نہ وہ زمین کے کام کا رہا نہ کھاد کے۔ لوگ اُسے باہر پھینک دیتے ہیں۔ جس کے کان سننے کے ہوں وہ سُن لے۔
(لوقا۱۴: ۲۵۔۳۵)

شاگردی سے متعلق بہت سی اصطلاحیں اور بیانات ملتے جُلتے ہیں جیسے۔ مسیحت، خدا کی بادشاہی، نجات، یسوع کی پیروی، مسیح میں بپتسمہ، کلیسیا، اور نیا عہد اور یہ تمام اصطلاحیں شاگردی کے لیے استعمال کی جاتی ہیں جو یسوع مسیح کی شاگردی کے لیے بہت ضروری ہے۔ ہم یہ اُس سے سیکھتے ہیں کہ ہم کس طرح اُس کی مانند بن سکتے ہیں۔ یسوع ہمیں خبردار کرتے ہیں کہ اُس کی پیروی کرنے کے لیے اور شاگرد بننے کے لیے ہمارے لیے شرائط بہت بھاری اور سخت ہیں۔۔ خدا کی بادشاہت میں داخل ہونے کے لیے، نجات پانے کے لیے۔۔ کلیسیا میں شامل ہونے کے لیے۔۔ نئے عہد۔۔ یا بدنی طور پر بپتسمہ حاصل کرنے کے لیے ان سب کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے۔

کیونکہ یسوع کا شاگرد بنے بغیر کوئی کیسے بپتسمہ حاصل کر سکتے ہیں۔ اور اُس مہمان کی مانند ہوگا جو شادی کی دعوت میں شادی کا مناسب لباس پہنے بغیر شامل ہوا اور اُسے باندھا گیا اور باہر پھینک دیا گیا۔ جی ہاں۔ آپ کا ایمان آپ کو دوبارہ داخل ہونے کے دعوت دیتا ہے۔ جو کوئی بُلایا گیا لیکن جب تک تمہارا ایمان تمہیں سچی شاگردی کی طرف تحریک نہیں دیتا۔ تو آپ برگزیدہ لوگوں میں سے نہیں ہو سکتے۔

اس لیے مسیح نے سچی شاگردی کے لیے وضاحت قائم کی۔ وہ ہمیں بتاتا ہے کہ ہمیں اپنے باپ، ماں، بیوی، بھائی بہن، اور اپنی زندگی سے دشمنی کریں تو اس میں سچی شاگردی کے لیے قوت ہے۔ بے شک اس کے لفظی معنی نیت کے

نہیں ہیں۔ کیونکہ یہ وہی اُستاد ہے جو ہمیں سکھاتا ہے کہ اپنے دشمنوں سے بھی محبت رکھیں۔ اصطلاح "دشمنی" پرانے عہد نامے سے لی گئی ہے۔ اور اس کا مطلب ہے ایک متضاد پہلو، میں ایک کو دوسرے کی نسبت کم ترجیح دینا۔ (اس سے مُراد ہے جیسے بائبل مقدس میں کہا جاتا ہے کہ یعقوب سے محبت کی جاتی تھی جبکہ اعسو سے نفرت کی جاتی تھی۔ اس کی اور وضاحت لوقا ٦ باب کی ٢٦ آیت اور متی ١٠:٣٧ کے موازنے سے ہوئی۔

"جو کوئی باپ یا ماں کو مجھ سے زیادہ عزیز رکھتا ہے وہ میرے لائق نہیں۔ اور جو کوئی بیٹے یا بیٹی کو مجھ سے زیادہ عزیز رکھتا ہے وہ میرے لائق نہیں۔"

اس لئے یسوع ہمیں دشمنی کرنے کے بارے میں نہیں سکھارہے ہیں۔ وہ ہمیں اشارہ تن سکھاتے ہیں کہ ہر چیز کا مناسب تناظر میں ہونا بہت ضروری ہے، اور اُس کی پیروی ہماری سب سے بڑی ترجیح ہونی چاہیے۔

کسی کی زندگی میں اُس سے بڑھ کر کچھ نہیں ہونا چاہیے۔ نئی زمین کا خریدنا، یا بیلوں یا نئی شادی کا ہونا ایک "بڑی ضیافت" کے مقابلے میں اہم نہیں تھا۔ یسوع کی پیروی کرنے کے لیئے، ہمیں شاگرد بننے کی دعوت ہے۔ اس کے علاوہ زندگی میں کوئی چیز کیا اہم نہیں۔ یہاں تک کہ زندگی بھی۔

"اور اُس نے سب سے کہا اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہے تو اپنی خودی سے انکار کرے اور ہر روز اپنی صلیب اُٹھائے اور میرے پیچھے ہولے۔" لوقا ٩:٢٣

یسوع نے ہمیں صلیب کو برداشت کرنے کے لیے مثال دی۔ شاگردوں کے لیے صلیب ایک استعارہ کے طور پر استعمال کی گئی ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ خودی سے انکار کرنا اور تکلیفیں برداشت کرنا ہے۔ خدا کی بادشاہت کی تکمیل کے مقابلے میں اپنی دنیا کے ساتھ لگاؤ کی پہچان کی ختم کرنے میں لگے رہنا ہے۔ اس لیے بڑی احتیاط سے اُس کی پیروی کا عہد کرنا، برداشت کرنا اور قیمت (انعام) تصور کرنا ہے۔

"جو کئی اپنا ہاتھ رکھ کر پیچھے مُڑ کر دیکھتا ہے وہ میری بادشاہی کے لائق نہیں۔ (لوقا ٩:٦٢)

خدا باپ کی مرضی کو پورا کرنے کے لیے جو کوئی اپنے آپ کو خدا کے لیے دیتا ہے اُسے مضبوط ہونا چاہیے۔ اُس رد عمل اور دینا کے سبز باغ کے بجائے اپنے آپ تک محدود رہنا چاہیے۔ یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ لوط کی بیوی کے پیچھے مُڑ کر دیکھنے کا سبب بنی اور یوں ہی اُس نے مُڑ کر دیکھا اور نمک کا ستون بن گئی۔ یہ نمک نہیں تھا جو خالص اور زندگی قائم رکھتا ہے۔ لیکن نمک ذائقے کے بغیر بے کار ہے۔ بے کار نمک اُس بیوقوف شخص کی مانند ہے جو دُنیاوی زندگی کی آرزو کرتا ہے۔ جو حقیقی زندگی نہیں ہے بلکہ موت ہے۔

"جو کوئی اپنی جان کو بچانے کی کوشش کرے گا وہ اُسے کھوئے گا اور جو کوئی اُس کو کھوئے وہ اُس کو زندہ رکھے گا۔ لوقا ١٧:٣٣

دُنیاوی زندگی سے بے تعلقی سے مُراد دُنیا سے علیٰحدہ ہونا نہیں ہے۔ بلکہ اقدار اور ثقافت کے مطابق زندگی گُزارنے سے انکار کرنا ہے۔ یہ بادشاہت کو حاصل کرنا ہے یہی اصول اور ذریعہ ہے۔

ہمیں اس پر غور کرنا ہے۔ یہ غریب تھا، رد کیا ہُوا تھا، لنگڑا اور اندھا تھا۔ جس نے دُنیاوی دعوت کو قبول کیا اور بُلائے ہوؤں کے معذرت کرنے پر برگزیدوں کا باعث بنے۔ جو زندگی میں اپنے آپ کو بدقسمت سمجھتے تھے، ضیافت کی دعوت کو قبول کرنے پر خوش قسمت ثابت ہوئے۔ اور جو اپنے آپ کو زندگی میں خوش قسمت سمجھتے تھے اُنہوں نے اپنے آپ کو بدقسمت پایا۔ دُنیا کی خوشیاں اور پُر فریب قسمت اُن کے لیے دھوکے کا سبب بنی، اور انہوں نے اپنی ترجیح کو کھو دیا اور ضیافت (شاگردی) سے نکل گئے۔

"یسوع نے چاروں طرف نظر کر کے اپنے شاگردوں سے کہا، دولت مند کا خدا کی بادشاہی میں داخل ہونا کیسا مشکل ہے۔"

شاگرد اُس کی باتوں سے حیران ہوئے۔ یسوع نے پھر جواب میں اُن سے کہا بچو" جو لوگ دولت پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اُن کے لیے خدا کی بادشاہی میں داخل ہونا کیا ہی مشکل ہے۔ اونٹ کو سوئی کے ناکا میں سے گذر جانا آسان ہے۔ کہ دولت مند خدا کی بادشاہی میں داخل ہو۔"

مرقس ۱۰: ۲۳۔۲۵

دُنیا میں بہتوں نے ان خوشیوں کے وعدوں سے دھوکا کھایا ہے۔ اور بھاپ سے بڑھ کر انہیں کچھ حاصل نہ ہوا۔ دُنیاوی وعدوں کا تعاقب ایک بدروح کا پیچھا کرنے کے مترادف ہے۔ اس میں کوئی صفت نہیں جس کی وجہ سے آپ اسے کبھی بھی قابو کر سکتے۔ اگرچہ کچھ لوگ احمکانہ کوشش کرتے ہیں۔

حقیقت میں مسیح کا وعدہ ہے۔ یہ خدا کے بادشاہت کا ہمیشہ کی زندگی کے ساتھ وعدہ ہے۔ ہم اس بادشاہت میں یسوع کے شاگرد بن کر ہی داخل ہو سکتے ہیں۔

یسوع نے ہمیں خودی سے انکار کرنے کے لیے کہا، کیونکہ ہم اپنے آپ کی خدمت کے لیے نہیں بلکہ خدا کی خدمت کے لیے ہیں۔ جب ہم اپنے آپ کو اس کی خدمت کے لیے اُس کے حوالے سونپتے ہیں۔ ہم زندگی کو کچھ دینے پر قائم کرتے ہیں۔ ہر چیز کی جگہ سب سے پہلی ترجیح خدا ہے۔

مسیح کی طرح ہمیں خود اپنی صلیب اُٹھانی ہے۔ ہمیں پیچھے مُڑ کر دنیا کی جانب دیکھے بغیر اپنے دنیاوی ہتھیار ڈالنے ہیں۔ اور دوسروں کے لیے قربانی کے لیے تیار رہنا ہے جیسے مسیح نے ہماری خاطر قربانی دی۔ اس قربانی میں دُکھ سہنا، عاجزی سے دنیاوی طور پر ستایا جانا شامل ہے اس کے لیے جو مذہبی تعلیم کو بُرا نہیں مانتا۔

پیغام کے آخر میں، ہم مسیح کے کھلے عام پیروی کرتے ہیں۔ مسیح میں ہمارا بپتسمہ (کلیسیا اور خدا کے بادشاہت میں) اُس کی